Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

ROLE OF "FATAWA NAZIRIA" IN UNDERSTANDING INJUCTIONS AND ISSUES IN MODERN WORLD

عصر حاضر میں تفہیم احکام و مسائل میں فتاوی نذیریہ کا کردار

عامرشریف[1]، ڈاکٹر صدیق سیالوی[2]، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور اعوان[3]

ABSTRACT-The objective of this research paper is to investigate the current issues in our society through Fatawa Naziria by Mufti Syed Nazir Hussain Dehlvi. Fatawa Naziria is a combined collection of his short Fatawas (judgements), acknowledgements and hardworking of his pupils. In this study, we quoted his many judgements, through which he explained the complete solution to current social evils and issues. Moreover, he made his judgements on the basis of the Holly Quran and Hadiths. His Fatawas (judgements) are mostly related to family laws and general social and economic problems. Syed Nazir Hussain Dehlvi has given solutions to many critical social and economic issues in the light of the Holy Quran and Sunnah and his judgements posess practical values and a great contribution in Islamic jurisprudence.

Key words: issues and problems, express, Holly Quran modern wording.

Type of study: **Original Research Article**

Paper received: 19.07.2017

Paper accepted: 05.8.207

Online published: 01.10.2017

1.M.Phil Scholar, Deparment of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab.
2.HOD, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab,Multn-Pakistan
3. Dean, Faculty of Management and Social Sciences, Institute of Southern Punjab, Multan.ghafoor70@yahoo.com.Cell#+923136015051.

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

فتاوٰی نذیر یہ کا تعارف

اللہ رب العزت ارض و سماء کا خالق و مالک ہے۔اللہ پاک نے زمین و آسمان کو حسن بخشنے کےلئے جہاں ، چاند ،سورج،ستاروں ،کہکشاؤں ،پہاڑوں، دریاؤں، ندی ، نالوں،اور آبشاروں کے جھروکے پیدا کئے۔تو اس کے ساتھ ان کو رنگ و بو سے کائنات کو معطر کیا۔تخلیق آدمیت بلا مقصد نہیں بنائے۔بلکہ ہر ابن آدم کی زندگی کا مقصد اللہ تعلیٰ کی بندگی قرار دیا۔پھر اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اسلامی قوانین اور قواعد و ضوابط کو ترتیب دیا،تاکہ انسان راہ راست پر چل سکے۔زندگی کو بطورآزمائش بنایا گیا۔اور انسان کو اپنی زندگی کو قرآن و سنت کے مطابق گزارنے کے بارے میں خاص تنبیہ سے کہا گیا۔انسان اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارنا چاہتا ہے۔اس طرح اسے صحیح طور پر قرآنی احکام و مسائل کا جاننا بھی از حد ضروری ہے۔اور یہ احکام و مسائل کون کون سے اور کیا کیا ہیں اور قرآن و سنت کی روشنی میں احکام و عقائد کو معلوم کرنے کےلئے عوام الناس ، علمائے کرام اور مفتیان عظام سے رجوع کرتے ہیں ۔علمائے امت نے ہر شعبہ زندگی میں بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے کام کیا ہے۔اسی طرح دین اسلام کے اہم شعبہ ”افتاء“ میں بھی خوب کام کیا ہوا ہے۔یاد رہے کہ پیش آمدہ مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں نکالنا فتوٰی کہلاتا ہے۔اسلام میں شعبہ افتاء کی اہمیت تو مسلمہ ہے۔کیونکہ سب سے پہلے مفتی اعظم سید الکونین جناب محمد کریم ﷺ ہیں اور اس طرح خلفائے راشدین کے دور سعید میں بھی، مفتیان صحابہ کرام لوگوں کے سامنے فتاوٰی پیش کرتے رہے۔اور علمائے سلف ہر دور میں فتاوٰی نویسی سے پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کرتے رہے۔کاروان سلف کے اس عظیم مسافر شیخ الکل ،شمس العلماء جناب مفتی سید نذیر حسین دہلوی نے فتاوٰی نویسی میں نا قابل فراموش خدمات سر انجام دی ہیں۔سید نذیر حسین دہلوی نے لوگوں کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے ہزاروں کی تعداد میں فتاوٰی جات ضبط تحریر میں لائے۔ان فتاوٰی جات میں سے ایک بڑی تعداد کو فتاوٰی نذیریہ میں شامل کیا گیا ہے۔اس کا شمار برصغیر کے اہم فتاویٰ جات میں ہوتا ہے۔فتاوٰی نذیریہ میں جہاں سوالات کے جوابات خود میاں نذیر حسین دہلوی نے تحریر کئے ہیں۔وہیں پر ان کے بہت سے جوابات ان کے تلامذہ نے بھی تحریر کئے ہیں۔سید نذیر حسین دہلوی برصغیر کے ایک نامور مفتی تھے۔آپ کی ولادت سادات خاندان میں 1220ھ موافق 1805 کو ہوئی تھی۔(1)

انتقال سے دس روز قبل سید صاحب کے دونوں زانوں میں درد رہتا تھا۔اور وفات سے نو دس روز قبل علالت نے زور پکڑ لیا تھا۔اور 10 رجب المرجب 1320 ھ موافق 13 اکتوبر 1902ء کو مغرب کے فوراً بعد حضرت سید نذیر حسین دہلوی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔اس طرح ہندوستان میں علم و عرفان کا

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

ایک سنہرا باب بند ہوا ۔ سید نذیر حسین دہلوی نے درس و تدریس وعظ و نصیحت ، افتاء کے مشغلہ کے ساتھ ساتھ اشاعت قرآن و حدیث و رد بدعات کو اپنی زندگی کا اہم مقصد بنا رکھا تھا۔تصانیف کےمیدان میں جہاں سید صاحب کہنہ مشق تھے۔وہاں ان کے تلامذہ نے بھی گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔مولانا شمس الحق ڈیانوی نے عون المعبود فی شرح ابی داؤو لکھی، اور مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری نے تحفۃ الاموذی لکھی۔یہ دونوں حضرت سید صاحب کے تلامذہ رشید تھے۔(2)

عصرحاضر میں فتاوٰی نذیریہ سے راہنمائی کی ضرورت

دین و شریعت پر عمل کرنے کے لئےاس کے احکام و مسائل کو جاننا ضروری ہےبے علم انسان عبادت کی لذ ت آشنائی سے محروم رہتا ہے۔اور اہل علم عبادت کی لذت کو پاتا ہے۔اس سے تفہیم و احکام و مسائل کا ایک اہم ذریعہ عام الناس کے لئے فتوٰی ہے۔احکام و مسائل کی تفہیم کےلئے لوگ علماء و مفتیان سے رجوع کرتے ہیں ۔اور علماء ومفتیان پیش آمدہ روزمرہ کے جدید مسائل پر قران و سنت کی روشنی میں ان کا حل تلاش کرتے ہیں۔عربی زبان میں فتوٰی ،فتیاء،إفتاء، سے ماخوذ ہےجس کے معنی اظہار و بیان اور رائے دہی کے ہیں۔ابتدائی صدیوں میں فتوٰی کی بجائے لفظ فتیا کا استعمال عربوں کے ہاں زیادہ رہا ہےکتب حدیث میں بھی فتوٰی کی بجائے، فتیا کا لفظ ملتا ہے۔ (3)

اصطلاح میں فتوٰی سے مراد پیش آمدہ مسائل و مشکلات سے متعلق دلائل کی روشنی میں شریعت کا وہ حکم ہے جو کسی سائل کے جواب میں کوئی عالم دین اور احکام شریعت کے اندر بصیرت رکھنے والا شخص بیان کرے۔اکثر علماء نے مفتی کےلئے اجتہاد کی شرط کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔(4)

فتوٰی پوچھنے کا عمل رسول اللہ ﷺ سے شروع ہوتا ہے۔اور چودہ صدی کے طویل عرصہ میں علماء نے اس شعبہ کی دینی اہمیت کے پیش نظر ہمیشہ ہی اس کا خصوصی اہتمام کیا ہے۔چودہ صدی کے طویل عرصہ میں استفتاء اور افتاء کے طریقے بدلتے رہے۔عہد رسالت میں فتاوٰی کا سلسلہ اکثر زبانی طور پر چلتا رہا جب بھی صحابہ کرام کو کچھ مسئلہ دریافت کرنا ہوتا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کرتے تھے۔اس کا جواب کبھی تو قرآنی آیات کی صورت میں ملتا تھا ۔اور کبھی وحی کی اساس پر ملتا تھا۔(5)

اصحاب رسول اللہﷺ میں ،حضرت عائشہ،،حضرت عمر،حضرت علی ، حضرت ابن مسعود،حضرت ابن عمر،حضرت زید بن ثابت،اور حضرت ابن عباس شامل تھے۔جن کے سب سے زیادہ فتاوٰی جات ہیں۔ان اصحاب کے علاوہ 20 ایسے اصحاب رسول ہیں جن میں سے ہر ایک فتاوٰی جات کو جمع کیا جائے تو ایک مکمل مجموعہ تیار کیا جاسکتا ہے۔کچھ علماء نے بعض صحابہ کرام کے فتاوٰی جات کو جمع کرنے

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

کی کوشش کی ،چنانچہ ابو بکر محمد بن موسٰی بن یعقوب بن مامون نے حضرت ابن عباس کے فتاوٰی بیس حصوں میں جمع کئے۔(6)

واضح رہے کہ قرآن کریم نے بھی فتاوٰی کی وضاحت فرمائی ہے،جیسا کہ اللہ پاک فرماتے ہیں:

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ۖ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ۔(7)

ترجمہ: وہ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتوٰی طلب کرتے ہیں۔آپﷺ کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان عورتوں کے بارے میں فتوی دیتے ہیں۔قرآن کریم نے فتاوٰی کی جو وضاحت کی ہے اور جو اہمیت دی ہے۔اسی کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ،اصحاب رسول ،آئمہ اربعہ،اور علماء و فقہاء،بھی فتاوٰی پر جانفشانی سے کام کرتے رہے۔اور علمائے کرام و مفتیان عظام تا دم تحریر یہ کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی رقمطراز ہیں کہ ”علمائے اہل حدیث کی تدریسی و تصنیفی خدمت بھی قدر کے قابل ہیں۔پچھلے عہد میں نواب صدیق حسین خان مرحوم کے قلم اور مولانا سید نذیر حسین دہلوی کی تدریس سے بہت بڑا فائدہ پہنچا۔“بھوپال ایک زمانہ تک علماء حدیث کا مرکز رہا تھا۔قنوج، سہوان، اور اعظم گڑھ کے بہت سے نامور اہل علم اس ادارے میں کام کر رہے تھے۔شیخ حسین عرب یمنی ان سب کے سر خیل تھے۔اور دہلی میں سید نذیر حسین دہلوی کی مسند درس بچھی ہوئی تھی۔اور جوق درجوق طلباء حدیث کی اس درس گاہ میں داخل ہو رہے تھے۔(8)

فتاوٰی نذیریہ دراصل سید نذیر حسین دہلوی کے تین خاص تلامذہ ،مولانا شمس الحق ڈیانوی عظیم آبادی،مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری،اور مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی کی محنت و کاوشوں سے ابتدائی طور پر دو جلدوں میں شائع ہوا اور پھر بعد میں گوجرانوالا سے مکتبہ المعارف کی جانب سے تین جلدوں میں شائع ہوا ہے۔فتاوٰی نذیر یہ میں سید صاحب نے سوالاً جواباً فتاوٰی جات تحریر کئے ہیں۔اکثر سوالات کے جوابات خود تحریر کئے ہیں،اور اپنے شاگردوں سے تحریر کرواتے تھے۔یہ فتاوٰی نذیریہ تین جلدوں اور ایک ہزار نو سو پینتیس (1935)صفحات اور 943 فتاوٰی پر مشتمل ہے۔اس میں سید صاحب کے علاوہ 427 دیگر مفتیان عظام کے فتاوٰی جات بھی شامل ہیں ۔اس میں عقائد، تقلید واجتہاد،سنت و بدعت ،طہارت و صلوٰۃ، صدقات و زکوٰۃ،نکاح و طلاق ،قربانی و عقیقہ،حدود وتعزیرات،صوم و حج،خطر واباحت،اور بیوع وغیرہ کا ذکر تفصیلاً موجود ہے۔(9)

فتاوٰی نذیریہ میں وہ تمام احکام و مسائل پر مدلل اور شرح و بسط، سے فتاوٰی موجود ہیں۔جو عصر حاضر کی جملہ ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔گو کہ جب یہ فتاوٰی جب لکھا گیا تو برصغیر کے اس دور کے ماحول کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ۔مگر اس فتاوٰی میں موجودہ دور کے تقاضے بھی پورے

ہوتے ہیں ۔جیسا کہ بڑھتی ہوئی تجارتی سرگرمیوں کے پیش نظر پیش آنے والے مسائل پر فتاوٰی نذیریہ میں تشفی رہنمائی موجود ہے۔الغرض سید نذیر حسین دہلوی کے فتاوٰی میں کمال علمی وسعت اور خالص کتاب وسنت کے منہج کی جھلک نظر آتی ہے۔

<u>ایمان و عقائد اور اعتصام بالسنہ والاجتناب عن البدعہ ایک جھلک میں</u>

فتاوٰی نذیریہ میں جہاں ایمان و عقائد،اعتقام بالسنہ،اور اجتناب عن البدعہ سے متعلق فتاوٰی جات پیش کئے گئے ہیں۔اور ساتھ ہی علم طہارت اور نماز جیسے احکام پر بھی قلم اُٹھایا ہے۔ان تمام عقائد و مسائل کو بنظر غائر پڑھا جائے تو دورجدید میں ان سے رہنمائی ملتی ہے۔جیسا کہ فتنہ دجال پر مختلف پیش آمدہ مسائل واحوال پر قیاس آرائیاں ہوتی ہیں تو سید صاحب نے احادیث کی روشنی میں فتنہ دجال نزول حضرت عیسٰی اور ظہور حضرت مہدی پر شرح و بسط سے بحث کی گئی ہے۔

حضرت عیسٰی کی وفات کے متعلق سید صاحب فرماتے ہیں کہ جمیع اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی زندہ ہیں۔اور جو شخص ان کی موت کا قائل ہے وہ مثل مردود ہے۔حضرت عیسٰی مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں۔احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آخر زمانہ میں شام میں ان کا ظہور ہوگا۔دجال کو قتل کریں گے اور لوگوں کا ان شر سے بچائیں گے۔ان کی دُعا سے یاجوج ماجوج کی قوم ہلاک ہوگی۔اور شر و فساد کا دروازہ بند ہو جائے گا۔(10)

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان بالغیب رکھنا،رسول اللہﷺ کی ذات اقدس پر ایمان رکھنا،وجود ملائکہ ،سابقہ انبیاء، کتب الہامیہ ،جنت، جہنم،اور روز محشر پر ایمان لازمی ہے۔یہاں یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ حضرت عیسٰی کو کچھ یہودیوں کی سازشوں کی بدولت بادشاہ وقت عیسٰی کو قتل کرنے پر آمادہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بحفاظت اُٹھالیا۔جبکہ یہود ونصاری ابھی تک اس باطل عقیدہ پر قائم ہیں کہ حضرت عیسٰی ان کے گناہوں کا کفارہ بن کر سولی پر چڑھا دیے گئے ہیں۔جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ پاک نے فرمایا:

”وہ یہود قتل عیسٰی کے بارے میں ایک چال چلے اور اللہ نے بھی عیسٰی کو بچانے کے لئے تدبیر کی اور اللہ پاک خوب تدبر کرنے والا ہے۔“(11)اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا عین حق ہے کہ عیسٰی زندہ ہیں۔اور دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ:

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا ۔اور وہ گروہ ہمیشہ حق پراور غالب رہے گا۔جب عیسٰی آسمان سے نازل ہونگے تو مسلمانوں کا امیر عیسٰی سے گزارش کرے گا ، آپ تشریف لائیں اور ہمیں نماز پڑھائیں تو عیسی جواب دیں گے کہ نہیں تم آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔“(12) اس طرح وجود دجال پر بھی بے شمار روایات ملتی ہیں۔دجال کا آنا حقیقت ہے جیسا کہ حضرت ہشام بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”آدم سے لے کر قیامت تک اللہ کی مخلوق میں فتنہ دجال سے بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہوگا۔“(13)اس طرح حضرت عیسٰی کے ہاتھوں قتل دجال،امام مہدی،کا ظہور پذیر ہونا ، ان جملہ موضوعات پر سید صاحب نے پوری شرح و بسط سے رہنمائی کی ہے۔عقائد کے ضمن میں ایک اہم موضوع پر سید صاحب نے فتاوٰی لکھا ہے۔معاشرے میں عام طور پر لوگ بد اعتقادی کی بنیاد پر کالی بلی یا عورت کو منحوس قرار دیتے ہیں ۔اس کے علاوہ کسی پرندے کا گھر کی چھت پر آ بیٹھنا وغیرہ سے غلط شگون لیتے ہیں، الو کا بولنا ،بد شگونی لینا یا کسی چیز کو منحوس خیال کرنا،یہ سب عقیدہ کی خرابی ہے۔(14)

<u>زکوٰۃ و صیام کے احکام</u>

زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔اس لئے جس طرح نماز کو فرض کیا گیا ہے۔اسی طرح زکوٰۃ کو بھی فرض کیا گیا ہے۔منکر زکوٰۃ کےلئے کوئی رعایت نہیں ہے۔جیسا کہ واضح طور پر حدیث میں موجود ہے کہ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:” زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن آگ میں ہوگا۔“(15)

فوائد:

زکوٰۃ سے معاشروں کی معیشت سنورتی ہے۔مفلوک الحال لوگوں کو سہارا ملتا ہے۔معاشرہ سے غربت و افلاس دور ہو تی ہے، اور معاشرہ امن کا گہوارہ بنتا ہے۔اگر لوگ زکوٰۃ نہ دیں تو معاشرہ میں قحط سالی برپا ہو جائے۔جیسا کہ حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ”زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط میں مبتلا کردیتے ہیں۔“(16)

سونا ، چاندی ،اور نقدی پر بھی زکوٰۃ دی جاتی ہے۔زمین پر عشر دیا جاتا ہے۔جبکہ سبزیوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں دی جاتی ہے۔جو شخص بھی زمین میں فصل اُگاتا ہے تو اسے چاہئے کہ اگر زمین بارانی ہو تو دسواں

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

حصہ اور اگر غیر بارانی ہو تو فصل کا بیسواں حصہ عشر کا ادا کرے، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ.

ترجمہ :اے ایمان والو! اپنی حلال پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو،اور ان چیزوں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالیں۔(17)

اسی طرح جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا 87 گرام سونا موجود ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔اسی طرح چاندی ساڑھے باون تولے یا 612 گرام موجود ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔اگر چاندی کےبرابر نقدی موجود ہو تو اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالنا فرض ہے۔حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر بیس دینار یا اس سے زیادہ پر نصف دینار یعنی (چالیسواں حصہ)زکوٰۃ لیتے تھے۔(18)

سال کے آخر میں سارے مال تجارت مع منافع کی قیمت لگا کر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے ۔ جیسا کہ روایت ہے کہ :حضرت عمرو بن حماس روایت کرتے ہیں کہ میں چمڑا اور تیر کے ترکش فروخت کرتا تھا۔حضرت عمر میرے پاس سے گزرے ،تو فرمایا اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔میں نے عرض کیا اے امیر المومنین ،یہ تو فقط چمڑا ہے۔حضرت عمر نے فرمایا: اس کی قیمت لگاؤ اور اس کی زکوٰۃ ادا کرو۔(19)

سید نذیر حسین دہلوی نے اپنے فتاوٰی میں متعدد زکوٰۃ کےمسائل و احکام کا ذکر کیا ہے۔جو عصر حاضر کے جملہ تجارتی معاملات وتقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے مصارف زکوٰۃ کو بھی پورا کیا ہے۔واضح رہے کہ جس طرح زکوٰۃ فرض ہے اسی طرح صیام بھی فرض ہیں۔روزے کا اجر بے حساب رکھا گیا ہے۔جیسا کہ حدیث میں موجود ہے کہ روزہ دار کا اجر اللہ تعالیٰ خود عطا کریں گے۔حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپﷺ نے فرمایا:ابن آدم کا ہر عمل اس کےلئےہے،سوائے روزے کے۔روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا۔اور روزہ ڈھال ہے۔(20) روزہ سے متعلقہ احکام کو فتاوٰی نذیریہ میں قلمبند کیا گیا ہے۔اسی طرح احکام تجارت کے متعلق مسائل اور ان کا حل بھی پیش کیا گیا ہے۔جیسا کہ ایک چیز کی دو قیمتوں کا مسئلہ ہو یا پھلوں کے پکنے سے پہلے اس کا فروخت کر دینا وغیرہ شامل ہے۔

معاشرتی مسائل طلاق و خلع اور لباس کا بیان

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

دین اسلام انسان کی معاشرتی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔معاشرے کو زناء کی غلاظتوں سے پاک رکھنے کے لئے نکاح کا راستہ دکھلایا ہے۔نکاح انسان کےلئے رحمت کا ذریعہ اور خاندانوں کو جوڑنے کا دروازہ ہے اسی طرح جہاں نکاح کے احکام بیان ہوئے ہیں وہیں پر طلاق و خلع کے احکام کو بھی واضح کیا گیا ہے۔اللہ پاک نے سورۃ البقرہ کی آیات نمبر 229،230،231 میں طلاق کے بارے میں

اول و آخر ذکر کیا ہے۔یہاں یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ سید نذیر حسین دہلوی کی تحقیق کے مطابق خلع کی عدت ایک ماہ ہے۔طلاق کا حکم خلع سے جدا ہے۔طلاق کی عدت تین حیض ہے ، اور خلع کی عدت ایک حیض ہے۔جیسا کی حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی ایک عورت نے اپنے خاوند سے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں خلع کیا ، تو آپ ﷺ نے اس کو ایک ماہ عدت گزارنے کا حکم دیا۔(21) غیرمدخولہ عورت جس کو طلاق ہو جائے کی عدت نہیں ہے۔وہ طلاق کے بعد جس وقت چاہے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

”اے مومنو!جب تم مومن عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو تو تم کو کچھ اختیار نہیں کہ ان سے عدت پوری کراؤ۔“(22)

فتاوٰی نذیریہ میں اہم اور معروف مسئلہ طلاق ثلاثہ کو بھی واضح کیا ہے۔اور یہاں احناف کے موقف کوبھی پیش کیا ہے اس کے علاوہ طلاق بائن کو واضح کیا گیا ہے طلاق بائن وہ طلاق ہے جس میں رجوع نہیں ہو سکتا ہے۔ایک اہم معاشرتی ضرورت لباس کے احکام کو بھی فتاوٰی نذیریہ میں بیان کیا گیا ہے۔لباس انسان کا تقوٰی بھی ہے اور ضرورت بھی۔ عورت کےلئے لباس ستر کا کام کرتا ہے۔اگر عورت باریک لباس پہنے تو یہ جائز نہیں ہے۔

خلاصہ

فتاوٰی نذیریہ شیخ الکل میاں سید نذیر حسین دہلوی اور ان کے تلامذہ کی ایک معاشرتی مسائل کے حل پر ایک بہترین کاوش ہے۔جو عصر حاضر کے حوالے سے بھی ایک نسخہ کیمیا سے کم نہیں ہے۔اور مسلمانوں کےلئے ایک ہدایت اوررہنمائی کا سر چشمہ ہے۔اس مقالہ میں سید صاحب کی علمی و فقہی کاوشوں سے بھر پور فائدہ اُٹھایا گیا ہے۔اس فتاوٰی میں مفتی صاحب سائل کے مسائل کو سننے کے بعد مکمل جواب قرآن و سنت کی روشنی اور صحابہ کرام کے فرامین کی روشنی میں دلائل سے بیان کرتے ہیں۔یہ کام عصر حاضر کے تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے تاکہ عامۃ المسلمین کو ان احکام و مسائل میں مزید رہنمائی میسر آ سکے۔فتاوٰی نذیریہ جو ہزاروں کی تعداد میں فتاوٰی جات پر مشتمل ہے۔ سب سے پہلے نہایت مختصر مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں سید صاحب کے شاگرد مولانا شمس الحق

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

عظیم آبادی کی کوششوں سے دہلی میں شائع ہوا۔اس فتاوٰی کو پڑھ کر یہ کہنا قرین انصاف ہوگا کہ میاں صاحب کمال عالم فاضل اور فقہی تھے۔میاں صاحب بڑی جستجو و تحقیق سے دلائل تلاش کرکے فتوٰی میں لکھتے اور جہاں ضرورت پیش آتی خوب علمی بحث پیش کرتے ۔آپ نے مسلکی تعصب کا

اظہارنہ کرتے بلکہ احناف اس قدر آپ پر علمی اعتبار کرتے کہ وہ بھی فقہ حنفی کے مطابق مسائل پوچھتے اور سید صاحب فقہ حنفی کے مطابق جواب تحریر کر دیتے ۔ سید صاحب کا تعلق چونکہ اہل حدیث مسلک سے تھا۔اسی طرح حنفی مسلک میں مشہور فتوٰی قاضی خان،فتاوٰی عالمگیری،فتاوٰی رشیدیہ وغیرہ احناف کے ترجمان ہیں۔الغرض مفتی صاحب نے قرآن و سنت کو معیار پیش نظر رکھ کر سماجی تضادات کو ختم کیا اور اپنے فتاوٰی کے ذریعے مسائل کا حل نکالا۔

حوالہ جات

1- فتاوٰی نذیریہ ،جلد:1،ص:28۔

2- الحیاۃ بعد المماۃ از مولانا فضل حسین بہاری۔

3- المعجم المفہرس لا الفاظ الحدیث النبوی ﷺ،68/5۔

4- صفۃ الفتوٰی، و المفتی والمستفتی لا بن حمدان ص:24۔

5- احکام و مسائل از مبشر احمد ربانی جلد:1 ،ص:28۔

6- الاحکام فی اصول الاحکام،176/4۔

7- النساء:127۔

8- تراجم علمائے حدیث،ص:36۔

9- فتاوٰی اصحاب الحدیث،از عبدالستار الحماد،جلد:1۔

10- فتاوٰی نذیریہ ،جلد:1،کتاب العقائد والایمان،ص:8۔

11- آل عمران:54۔

12- صحیح مسلم،کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم۔

13- صحیح مسلم،کتاب الفتن،الشرائط الساعۃ ، باب الذکر الدجال۔

14- صحیح مسلم ،کتاب الایمان۔

15- صحیح التر غیب والتر ھیب، للالبانی الجز الاول،رقم الحدیث:760۔

16- صحیح التر غیب والتر ھیب، للالبانی الجز الاول،رقم الحدیث:761۔

Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities
Vol 3 (4) Oct-Dec, 2017 pp.327-335
SSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com.editor@gjmsweb.com

17- البقرہ:267-

18- صحیح ابن ماجہ،الجز الاول،رقم الحدیث :1448-

19- دار القطنی،باب تعجیل الصدقۃ،قبل الحول،الجز الثانی،رقم الحدیث:215-

20- مختصر صحیح مسلم،للالبانی،رقم الحدیث: 571-

21- بلوغ الرام،من ادلۃ الاحکام،از ابن حجر،کتاب النکاح باب الخلع-

22- الاحزاب:49-

*****